باب: 21

حسانؓ بن ثابت

(563 - 674 AD)

حسّان نام، ابوالولید کنیت، اور شاعرِ رسول لقب ہے۔ والد کا نام ثابت اور والدہ کا نام فریعہ بنت خالد ہے۔ حسانؓ کے اجداد اپنے قبیلے کے رئیس تھے اور مدینہ کے باشندے تھے۔ جب آنحضرتؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو دیگر انصار کے ساتھ آپ بھی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُس وقت آپ کی عمر تقریباً 60 سال تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ ہی کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

حضرت حسانؓ کو شاعری ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کے باپ دادا شاعر تھے اور پھر آپ کے بیٹے اور پوتے بھی شاعر گذرے۔ آپ اُس دَور کے " شعراء ذهبات" میں شمار ہوتے تھے۔ یعنی ایسے شعراء میں کہ جن کا کلام سونے کے پانی سے لکھا جاتا تھا۔ آپ چونکہ قرآن کی فصاحت و بلاغت سے بے حد متاثر تھے لہٰذا آپ کی شاعری نے بھی اسی اسلوب کا سب سے زیادہ اثر قبول کیا۔

حضرت حسانؓ کی شاعری میں اشارے کی لطافت، وزن کی خوبی، اور قافیہ کی بندش بڑی عمدگی کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ جاہلیت کے زمانے میں آپ کی شاعری میں مبالغہ کا عنصر غالب تھا۔ لیکن عہدِ اسلامی میں یہ عنصر ختم ہو کر رہ گیا۔ اس لیے نقاد آپ کی اِس دور کی شاعری میں اس کمی کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی اسلامی شاعری کا بنیادی موضوع دین کی خوبیوں کا اظہار رہا یا پھر ہجوِ کفار ہوا۔

آپ چونکہ ایک تجربہ کار شاعر، سن رسیدہ بزرگ، اور بلند مرتبت صحابیؓ ہیں اس لیے آپ کے کلام میں وعظ و پند اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم ملتی ہے۔ عزت و وقار کے موضوع پر آپ کے اشعار کا ترجمہ بہ طور نمونہ درج کیا جاتا ہے: "۔۔ میں اپنی آبرو، مال کے ذریعہ بچاتا ہوں کیونکہ اللہ ، عزت کے بعد مال میں کوئی برکت نہیں دیتا۔ مال اگر نہ رہے تو پھر حاصل کیا جاسکتا ہے، لیکن آبرو بار بار حاصل نہیں ہو سکتی۔ مال ہوتا ہے تو حیا اور حفاظت کو ہاتھ سے نہیں دیتا اور مصیبت آتی ہے تو آرام میں خلل نہیں ڈالتا۔۔"۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام، شاعری کو پسند نہیں کرتا، یہ درست نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے شاعری کو لوگوں پر اثرانداز ہونے کا ایک اچھا ذریعہ قرار دیا۔ البتہ آپؐ نے محبت میں یا ہجو میں

مبالغہ آرائی کو درست نہیں سمجھا۔ جب حسانؓ بن ثابت نے واقعہ سے قریب شعر کہے تو نبی کریمؐ نے نہ صرف پسند کیا بلکہ انھیں بہ ذریعہ شاعری کفار کو جواب دینے کا حکم بھی دیا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ رسول کریمؐ مسجد نبوی میں منبر رکھوا دیتے جہاں پر حضرت حسانؓ کھڑے ہو کر حضورؐ کے لیے مدحیہ اشعار پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سن کر مسرور ہوتے۔ ایک جگہ حضرت حسانؓ، آنحضرتؐ کی مدح میں فرماتے ہیں۔

نبیٌ اتانا بعد یاس و فترہ — من الرسل والاوثان فی الارض نعبد

(آپؐ ایسے نبی ہیں جو ناامیدی اور انبیاء کے سلسلۂ بعثت کے طویل وقفے کے بعد ہم تک آئے
اور اُس وقت آئے جب زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی)

فامسٰی سراجاً مستیزاً و ھادیا — یلوح کما لاح الصقیل المھمند

(جو ایک روشن چراغ، روشنی دینے والے اور ہادی بن کر آئے
جس کی چمک ایسی ہے جیسی کہ مہندی تلوار چمکتی ہے)

و انذرنا ناراً و بشر جنۃ — و علمنا الاسلام فاللہ نحمد

(ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی، اور اسلام سکھایا
پس اللہ ہی ہے جس کی ہم حمد کرتے ہیں)

و انت اللہ الخلق ربی و خالقی — بذٰلک ما عمرت فی الناس اشھد

(اور تو ہی ساری مخلوق کا خالق اور میرا رب اور خالق ہے
ہم زندگی بھر اس کی شہادت دیتے رہیں گے)

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاعر دربارِ نبوت، حضرت حسانؓ سے پوچھا کہ اے حسان! کیا تم نے شانِ صدیق میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں۔ انہوں نے عرض کی، ہاں یارسول اللہ! آپ کے یارِ غار کی مدحت سرائی بھی کی ہے۔ ترجمہ: "۔۔۔ آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں۔ اور دشمن نے، جب وہ پہاڑ پر چڑھا، اس کے گرد چکر لگایا۔ ابو بکرؓ، اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق میں کسی کو ان کا ہم پلہ نہ سمجھتے ۔۔۔"۔ حسانؓ کے یہ شعر سن کر آپؐ ہنس پڑے اور فرمایا، "اے حسان تم نے سچ کہا، ابو بکر ایسے ہی ہیں"۔

حضرت حسانؓ 54AH/674AD میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس وقت آپ کی عمر 111 سال کے لگ بھگ تھی۔